شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی نفلی روزہ رکھ سکتی ہے؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9019

تاریخ اجراء: 24 محرم الحرام 1446ھ / 31 جولائی 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں مدنی چینل دیکھتی ہوں اور اجتماع پر بھی جاتی ہوں، وہاں بیان میں ہر ماہ کچھ نہ کچھ نفل روزے رکھنے کی ترغیب دی جاتی ہے اور اس کی کارکردگی بھی لی جاتی ہے اور بعض اوقات روزہ رکھنے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے لیے امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی پیاری پیاری دعائیں بھی سنائی جاتی ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ میرے شوہر مارکیٹنگ کا کام کرتے ہیں، عموماً اپنے شہر میں ہی مختلف اوقات میں لوگوں سے ملاقاتیں کرتے ہیں اور بعض اوقات کمپنی کے کام کے سلسلے میں ایک، دو دن کے لیے شہر سے باہر بھی جاتے ہیں، تو کیا میں اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزہ رکھ سکتی ہوں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نفل روزے رکھنا، بلاشبہ کارِ ثواب اور کثیر دنیوی واخروی فضائل وبرکات کا ذریعہ ہے، البتہ فرائض وواجبات کی ادائیگی کے بعد جب تک شرعی رکاوٹ نہ ہو، عورت کے لیے شوہر کی رضا وخوشنودی کو مقدم رکھنا، شرعاً مطلوب ہے، اسی بنا پر احادیثِ طیبہ میں عورت کو شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزے سے منع کیا گیا ہے کہ ہو سکتا ہے شوہر کو عورت کی حاجت ہو اور روزہ کی حالت میں وہ اس پر قادر نہ ہو، چنانچہ حکمِ شرعی یہ ہے کہ اگر نفل روزہ رکھنے سے شوہر کی خدمت میں حرج واقع ہوتا ہو، تو عورت کے لیے شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزہ رکھنا، مکروہِ تحریمی، ناجائز وگناہ ہے، اگر بلا اجازت رکھے گی، تو شوہر کو روزہ تڑوانے کا اختیار ہے، اگر شوہر روزہ تڑواتا ہے، تو عورت پر اُس روزے کی قضا واجب ہوگی اور قضا کے لیے بھی شوہر کی اجازت ضروری ہے، ہاں اگر روزہ رکھنے سے شوہر کی خدمت میں کسی قسم کا خلل واقع نہ ہوتا ہو، مثلاً شوہر شہر سے باہر ہے یا خود روزہ سے ہے، تو ایسی صورت میں نفل روزہ کے لیے شوہر کی اجازت ضروری نہیں، بلکہ شوہر منع بھی کرے، تب بھی عورت روزہ رکھ سکتی ہے۔

عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزہ رکھنا جائز نہیں، چنانچہ صحیح بخاری کی حدیثِ پاک میں ہے:"لا یحل للمرأة أن تصوم وزوجها شاهد الا باذنه" ترجمہ: عورت کے لیے شوہر کی موجودگی میں اُس کی اجازت کے بغیر (نفل) روزہ رکھنا حلال (جائز) نہیں۔ (صحیح البخاری، باب صوم المراۃ باذن زوجھا، جلد2، صفحہ782، مطبوعہ کراچی)

مذکورہ بالا حدیث پاک کے تحت علامہ بدر الدین عینی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 855ھ / 1451ء) لکھتے ہیں: "زوجها شاهد أي: حاضر يعني مقيم في البلد إذ لو كان مسافرا فلها الصوم لأنه لا يتأتي منه الاستمتاع بها وقال الكرماني: قال أصحابنا: النهي للتحريم" ترجمہ: عورت کا شوہر موجود ہو یعنی (عورت کے ساتھ اس) شہر میں موجود ہو، اس لیے کہ اگر شوہر سفر پر ہو، تو عورت کے لیے روزہ رکھنا جائز ہے، کیونکہ (اس صورت میں) شوہر عورت سے خواہش پوری نہیں کر سکتا اور امام کرمانی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے اصحاب نے فرمایا: (حدیثِ مبارک میں) ممانعت تحریمی ہے۔ (عمدۃ القاری، کتاب النکاح، جلد20، صفحہ184، مطبوعہ بیروت)

شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنا مکروہِ تحریمی ہونے کے متعلق مراقی الفلاح میں ہے: "كره للصائم سبعة اشياء" ترجمہ: روزے دار کے لیے سات چیزیں مکروہِ (تحریمی) ہیں۔

مذکورہ بالا عبارت کے تحت حاشیۃ الطحطاوی میں ہے: "ظاهر إطلاقه الكراهة يفيد أن المراد بها التحريمية ...وصوم المرأة تطوعا بغير إذن زوجها" ترجمہ: ماتن عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کا کراہت کو مطلق رکھنا اِس بات کا فائدہ دیتا ہے کہ مراد کراہتِ تحریمی ہے۔ اور عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنا (مکروہِ تحریمی ہے)۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصوم، صفحہ679، مطبوعہ کوئٹہ)

نفل روزے کے لیے شوہر کی اجازت ضروری ہونے یا نہ ہونے کے متعلق تفصیلی کلام کرتے ہوئے ملک العلماء علامہ کاسانی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 587ھ / 1191ء) لکھتے ہیں: "وليس للمرأة التي لها زوج أن تصوم تطوعا إلا بإذن زوجها، لما روي عن النبي عليه السلام ولأن له حق الاستمتاع بها ولا يمكنه ذلك في حال الصوم، وله أن يمنعها إن كان يضره، لما ذكرنا أنه لا يمكنه استيفاء حقه مع الصوم فكان له منعها فإن كان صيامها لا يضره بأن كان صائما أو مريضا لا يقدر على الجماع فليس له أن يمنعها، لأن المنع كان لاستيفاء حقه فإذا لم يقدر على الاستمتاع فلا معنى للمنع ... وللزوج أن يفطر المرأة إذا صامت بغير إذنه وتقضي المرأة إذا أذن لها زوجها أو بانت منه" ترجمہ: شوہر والی عورت کے لیے شوہر

کی اجازت کے بغیر نفل روزہ رکھنا جائز نہیں، نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حدیث کی وجہ سے۔ اور اس لیے بھی کہ عورت سے نفع حاصل کرنا شوہر کا حق ہے اور روزہ کی حالت میں شوہر انتفاع پر قادر نہیں ہوگا، اگر شوہر کو ضرر ہوتا ہو، تو اسے منع کرنے کا اختیار ہے، اس وجہ سے جو ہم نے ذکر کیا کہ روزہ کی حالت میں شوہر اپنا حق پانے پر قادر نہیں ہوگا، تو اس کو منع کرنے کا اختیار ہے۔ اور اگر عورت کا روزہ رکھنا شوہر کے لیے ضرر کا باعث نہ ہو، یوں کہ شوہر خود روزہ دار ہو یا ایسا مریض ہو کہ جماع پر قادر نہ ہو، تو اسے منع کرنے کا اختیار نہیں، اس لیے کہ منع کرنا اپنا حق پانے کے لیے تھا، جب انتفاع پر قادر ہی نہیں، تو منع کرنے کی بھی کوئی وجہ نہیں۔ اور جب عورت شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے، تو شوہر کو تڑوانے کا اختیار ہے اور عورت اس روزے کی قضا تب رکھے گی، جب شوہر اس کی اجازت دے یا جب عورت بائنہ ہو جائے۔ (بدائع الصنائع، کتاب الصوم، جلد2، صفحہ638، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ / 1947ء) لکھتے ہیں: "عورت بغیر شوہر کی اجازت کے نفل اور منّت و قسم کے روزے نہ رکھے اور رکھ لیے، تو شوہر تڑوا سکتا ہے، مگر توڑے گی، تو قضا واجب ہوگی، مگر اس کی قضا میں بھی شوہر کی اجازت درکار ہے یا شوہر اور اُس کے درمیان جدائی ہو جائے یعنی طلاق بائن دیدے یا مر جائے، ہاں اگر روزہ رکھنے میں شوہر کا کچھ حرج نہ ہو مثلاً وہ سفر میں ہے یا بیمار ہے یا احرام میں ہے، تو ان حالتوں میں بغیر اجازت کے بھی قضا رکھ سکتی ہے، بلکہ اگر وہ منع کرے جب بھی۔" (بہارِ شریعت، جلد1، حصہ5، صفحہ1008، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net